سوال

(39) کسی کام یا پیشہ کو بدفالی کی وجہ سے ترک کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسا کسب ترک کرنا جائز ہے جس کی وجہ سے دوسری چیز کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً گھوڑا مر جائے یا بچہ مر جائے؟ (اخوکم نورالحق وشوکت)۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کلام باطل ہے کیونکہ بنی ﷺ نے بدشگونی سے منع فرمایا ہے جیسے ابوھریرہ کی حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرض کا متعدی ہونا' بدشگونی' ہام اور صفر وغیرہ یہ وجود نہیں رکھتے' اور کوڑھی سے ایسے بھاگو جیسے کہ تم شیر سے بھاگتے ہو' (مشکوۃ: 2 391)(بخاری: 2 850)اور دوسری حدیث صحیح جسے احمد نے (6 50)اور طحاوی نے مشکل الآثار(1 311)میں نقل کیا ہے 'قتادہ سے روایت ہے وہ ابوحسان سے روایت کرتے ہیں کہ بنو عامر کے دو شخص عائشہ رضی اللہ عنھا کے پاس آئے انہوں نے خبر دی کہ ابوھریرہ بنی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ بدشگونی گھر' عورت اور گھوڑے میں ہے تو آپ غضبناک ہوئیں آپ کے (کپڑے) کا جانب آسمان کی طرف اٹھا اور دوسرا جانب زمین پر تھا اور فرمانے لگیں: قسم ہے اس ذات کی جس نے قرآن محمد ﷺ پر نازل کیا ہے (بدشگونی کے ہونے کی) بات رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں فرمائی بدشگونی پکڑنے کا یہ عقیدہ جاہلیت والوں ہی کا تھا اور احمد کی روایت میں ہے 'لیکن بنی ﷺ فرماتے تھے کہ جاہلیت والے کہتے تھے نحوست عورت گھر اور جانور میں ہوتی ہے۔

پھر عائشہ رضی اللہ عنھا نے یہ آیت پڑھی:

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَـٰبٍ...۲۲ سورة الحدید

(نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہارے جانوروں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوتی ہے)' (حدید: 22)۔ نکالا اس کو حاکم نے (2 479)اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے ذھبی نے بھی موافقت کی اور تفصیل اس کی الصحیحہ: (2 734)رقم: (993)میں ہے۔

اور ابن ماجہ اور طحاوی نے مشکل الآثار(1 341)میں معمر بن معاویہ نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا:

«لا شوم وقد یکون الیمن فی ثلاثة فی المراة والفرس' والدار»

(نحوست نہیں اور کبھی برکت ہوتی ہے تین چیزوں میں 'عورت گھوڑے اور گھر میں)

(ترمذی: 2 125)اور اس طرح (صحیحہ: 4 564)رقم: (1930)میں ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث نحوست کی نفی میں صریح ہے اور یہ قوی شاہد ہے ان احادیث کا جن کے لفظ یہ ہیں: [ان کان الشوم فی شیء] بخلاف اس لفظ کے ''الشوم فی ثلاث'' تو جائز نہیں کہ کوئی چیز کو منحوس سمجھے اور نہ کسی چیز میں نحوست کا عقیدہ رکھے 'بلکہ ساری امور اللہ کی قضاوقدر کے مطابق جاری ہیں 'مسلمان کے لیے یہ ماننا الازم ہے 'بلکہ حدیث میں وارد ہے کہ کسی شخص کو کوئی کسب شروع کرنے کے بعد سوائے سخت مجبوری کے بدلنا جائز نہیں جیسے (مشکوۃ: 1 243)میں ہے اور اسی معنیٰ میں ہے رقم (2785)اور سند اس کی زبیر بن عبید کی جہالت اور ضحاک کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے 'حدیث کو احمد ابن ماجہ نے نکالا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص111

محدث فتویٰ